مولانا شبلی نعمانی (تعارف اور اسلوب)

مولانا شبلی نعمانی کی حالات زندگی ....

مولانا شبلی نعمانی کے اسلوب کی خصوصیات..

- منفرد انداز..
- قوت اور جوش بیان ....
- ایجاز و اختصار..
- بے ساختگی ....
- تہذیبی احساس..
- تخیل ....
- تنقید اور تحقیق کی آمیزش..
- الفاظ و جملوں کی تکرار ....
- ہنگامہ آفرین مضامین..
- صوتی فضا..
- تشریح و توضیح..

www.bsurdunotes.com

مولانا شبلی نعمانی: حالات زندگی

حالات زندگی: مولانا شبلی نعمانی ۱۸۵۷ء میں ضلع اعظم گڑھ کے ایک گاؤں بندول میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام شیخ حبیب اللہ تھا جو مشہور وکیل تھے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد عربی ادب، فلسفہ، منطق، اور حدیث و فقہ کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے لاہور چلے گئے۔ اُنیس سال کی عمر میں تعلیم سے فارغ ہو گئے۔ وکالت کا امتحان پاس کیا اور اپنے والد کا ہاتھ بٹانے لگے۔ اس دوران سر سید احمد خان ان کی خدمات سے بہت متاثر ہوئے اور انہیں علی گڑھ کالج میں عربی اور فارسی کا پروفیسر مقرر کر دیا۔ یہاں سے مولانا شبلی نعمانی کی ادبی زندگی کا آغاز ہوا۔

علی گڑھ کالج میں سولہ سال پروفیسر رہے۔ اور آخر کار ۱۸۹۸ء میں یہ ملازمت چھوڑ دی اور ندوۃ العلماء کے ناظم مقرر ہوئے۔ ۱۹۱۳ء میں اعظم گڑھ آ کر ''دارالمصنفین'' کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا۔ اس وقت کے حکومت نے ان کے علمی و ادبی خدمات کے سلسلے میں انہیں ''شمس ُالعلماء'' کا خطاب دیا۔

طرز تحریر: مولانا شبلی نعمانی کا اسلوب سادہ اور آسان ہونے کے ساتھ ساتھ شاعرانہ ہے۔ اپنی نثر کو دلکش بنانے کے لیے استعارات، کنایات، اور لوازمات شعر سے بھرپور کام لیتے تھے۔ ان کے موسیقیت اور بے ساختہ پن ہے۔ وہ دلائل اور براہین کے ساتھ قاری کے ذہن پر مسلط ہو جاتے ہیں۔ ان کے انداز بیان میں جوش اور ولولہ تھا جو قاری کے دلوں پر اثر کرتا تھا۔

bsurdunotes.com

تصانیف: مولانا شبلی نعمانی کی تصانیف میں سرت النبی ﷺ، المامون، الفاروق، الغزالی، سوانح مولانا روم، سیر النعمان، سیرت عائشہ سوانحی کتابیں ہیں۔ جبکہ شعر العجم اور موازنہ انیس و دبیر تنقیدی کتابیں ہیں۔ شاعری میں مثنوی صبح امید، قطعات اور دیوان شبلی شامل ہیں۔

مولانا شبلی نعمانی کے اسلوب کی خصوصیات

- منفرد انداز
- قوت اور جوش بیان
- ایجاز واختصار
- بے ساختگی
- تہذیبی احساس
- تخیل
- تنقید اور تحقیق کی آمیزش
- الفاظ و جملوں کی تکرار
- ہنگامہ آفرین مضامین
- صوتی فضا
- تشریح و توضیح

bsurdunotes.com

منفرد انداز

شبلی نعمانی کے اسلوب بیان کی منطقت اور استدلالیت انہیں دوسروں سے ممتاز کرتی ہے۔ تشریح و توضیح کا جواب صاف اور واضح انداز ان کے ہاں ہے 'شاید ہی کسی اور کے پاس ہو۔ انہوں نے اپنے مخصوص اسلوب میں تاریخ سوانح 'تنقید' علم الکلام اور فقہ و حدیث کا اپنا موضوع بنایا۔ اردو میں مغربی انداز کا تحقیقی ذوق سب سے پہلے مولانا شبلی کی ہی تحریروں میں نظر آتا ہے۔

قوت اور جوش بیان

شبلی کی تحریر کی امتیازی خوبی وہ قوت اور جوش بیان ہے، جو ان کے احساسِ عظمت اور احساس کمال کی پیداوار ہے۔ جمیل جالبی لکھتے ہیں کہ :

> **"شبلی نے اپنی قوم کو بیدار کرنے کے لیے تاریخ کو موضوع بنایا تا کہ ان کا شاندار ماضی سامنے آسکتے"۔**

شبلی نعمانی اپنے قاری کو ایک بلند سالم سے مخاطب کرتے ہیں۔ ان کے طریقہ خطاب میں خوداعتمادی اور برتری کا احساس ہر جگہ نمایاں ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے، جیسے وہ علمی اور نسلی تفاخر کا شکار ہیں اور قاری کو اپنے سے کمتر رکھتے ہیں۔ شبلی اپنی نثر میں موقع کے لحاظ سے کسی جگہ خطیب بن کر قاری سے مخاطب ہوتے ہیں، تو کہیں مدرس بن کر، کہیں واعظ بن کر تو کہیں فلسفی بن کر قاری سے مخاطب ہوتے ہیں۔

bsurdunotes.com

ان کی تحریر پڑھ کر قاری میں ایک جوش اور شدت پیدا ہوتا ہے، مثلاً: سیرت النبی ﷺ میں ولادت کے موقع پر جو انداز بیاں انھوں نے اپنایا ہے، اس سے نہ صرف شبلی کا دلی جوش اور جذبہ نظر آتا ہے، بلکہ قاری کے دل کی دھڑکنیں بھی تیز ہو جاتی ہیں۔

ایجاز و اختصار

شبلی نعمانی کے اسلوب نثر کی ایک اور اہم خصوصیت ایجاز و اختصار ہے۔ ایجاز و اختصار کو نظم اور نثر دونوں کی خوبی سمجھا جاتا ہے۔ ایجاز و اختصار کا مطلب یہ ہے کہ بڑی سے بڑی بات کو مختصر سے مختصر انداز میں اس طرح بیان کیا جائے کہ قاری کا ذہن فوراً اس کے مفہوم کو سمجھ سکیں۔

مولانا شبلی کے چھوٹے چھوٹے جملوں میں جہان معانی پوشیدہ ہوتا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے وہ شاعرانہ وسیلوں سے بھی کام لیتے ہیں۔ ان کی تحریروں میں تشبیہ کم اور استعارہ زیادہ استعمال ہوا ہے۔ ڈاکٹر سید عبداللہ لکھتے ہیں کہ :

> **"شبلی کے بیان میں جو لطف اور جوش ہے، اس کا بڑا وسیلہ اختصار و ایجاز ہے"۔**

بے ساختگی

مولانا شبلی کے علاوہ یہ وصف حالی، سرسید کی تحریروں میں بھی موجود ہے، مگر ہر ایک کی بے ساختگی، سادگی اور استدلالی قوت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ سرسید کے ہاں یہ ہمیں عامیانہ محاوروں پیچیدہ اور بھدی ترکیبیوں کی صورت میں ملتی ہے۔ حالی کے ہاں یہ وصف سرسید سے توڑا بہتر ہے۔

حالی تو بریں زیادہ سلیس اور ہموار ہیں اور خوبیوں کے باوجود حالی کا ذاتی جوہر، یعنی ان کے تحریروں میں دھیما پن اسے ابھرنے نہیں دیتا۔ شبلی کی بے ساختگی ان دونوں سے الگ ہے۔ اس میں سادگی ہے، چستی ہے، روانی ہے، استدلالی قوت اور تنوع ہے۔ شبلی کی نثر بے ساختہ ہونے کی باوجود اس میں کہیں کوئی لفظ بلا ضرورت نظر نہیں آتا۔

تہذیبی احساس

شبلی کی تحریروں میں مشرق پسندی اور تہذیبی تفاخر کا احساس جا بجا نظر آتا ہے۔ خاص طور پر مسلمانوں کی تہذیب کو برتر، اعلیٰ ثابت کرنا ان کا مقصد تحریر معلوم ہوتا ہے۔ یہ خوبی اس دور میں وقوع پذیر مشرقی اور مغربی تہذیب کے ٹکراؤ کا آئینہ دار بھی ہے۔ خود سرسید کا اندازِ نظر معذرت خواہانہ محسوس ہوتا ہے۔ بڑے بڑے لوگ مغربی تہذیب سے اس درجہ متاثر تھے کہ اپنی ماضی اور تہذیب کا ذکر کرتے ہوئے عار/شرم محسوس کرتے تھے۔

شبلی نے اپنے اسلوبِ نثر کے ذریعے مسلمانوں کو اس احساس کمتری سے نجات دلانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اعتراضات کے مدلل جوابات دیے اور قوم کی نفسیات کو اپنے تہذیبی ورثے سے جوڑے رکھنے میں اہم کردار ادا کیا۔

تخیل

bsurdunotes.com

شبلی شاعر اور ادیب ہی نہیں، ایک فلسفیانہ ذہن رکھنے والے محقق بھی ہیں۔ ان کی تحریروں میں تخیل کی کارفرمائی جابجا ملتی ہیں۔ تاہم شبلی نے تخیل کی کارفرمائی کو مقصد کے بیان کرنے میں رکاوٹ نہیں بننے دیا۔ یہی ان کی نثر کا امتیاز ہے۔ نہ تو وہ تخیل کی اسیر بن جاتے ہیں اور نہ ہی انہوں نے تخیل کی پرواز کو مقصدیت پر حاوی ہونے دیا۔

تنقید اور تحقیق کی آمیزش

شبلی نے تنقید نگاری میں مشرقی انداز کو اپنایا، لیکن جدید تنقیدی فکر سے بھی روشنی حاصل کی۔ اس امتزاج نے ان کی تنقیدی تحریروں میں خاص توانائی پیدا کر دی تھی۔ سیرۃ النبی ﷺ کی تصنیف و تالیف میں بھی شبلی نے بطور تنقید نگار، محقق اور تاریخ نگار ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہترین ادیب ہونے کا ثبوت بھی دیا ہے۔ ڈاکٹر سید عبداللہ لکھتے ہیں کہ :

"شبلی نے یورپ کے اذکار سے بھی فائدہ اٹھایا اور مسلمان علمائے تاریخ کے خیالات سے بھی استفادہ کیا"۔

الفاظ و جملوں کی تکرار

مصنف کے اسلوب کا انحصار کچھ مخصوص الفاظ اور جملوں کے استعمال اور ان کی تکرار پر ہوتا ہے، جو کہ مصنف کی انفرادیت کو ظاہر کرتے ہیں۔ شبلی نے جن الفاظ اور جملوں کو تواتر سے استعمال کیا ہے۔ ان میں فخر، ناز، افتخار، شباب، مستی، انجمن، بہار، رنگ اور داستان، روح، جان، تم جانتے ہو، تم کو معلوم ہے، تم نے دیکھ لیا، تم غور کرو، تعجب ہے، قوم کی بدمذاقی وغیرہ شامل ہیں۔

bsurdunotes.com

ہنگامہ آفرین مضامین

شبلی کے قلم اور مزاج کے موافق معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہنگامہ آفریں مضامیں اور جوش انگیز بیانات احاطہ تحریر میں لائیں۔ان کی کتابوں کے ان حصوں کو بہترین قرار دیا جا سکتا ہے، جن میں ہنگاموں اور انقلابوں کے بارے لکھا گیا ہے۔توڑ پھوڑ، ہما ہمی، شکست وریخت، بربادی وتباہی کے عمدہ نقشے کھینچے ہیں۔ شبلی کے قلم کو ملکہ حاصل تھا، جس کے لیے وہ مخصوص محاورات بکثرت استعمال کرتے تھے۔

صوتی فضا

شبلی نعمانی کے اسلوب کی ایک اہم خصوصیات صوتی فضا بھی ہے۔ شبلی کی نثر میں ایک خاص صوتی فضا موجود ہے۔ شبلی عبارت میں آوزوں کے جوڑے استعمال کرتے اور تکرار الفاظ وحروف سے ایک خاص قسم کی موسیقی پیدا کردیتے ہیں۔ شبلی کی نثر کا یہ خارجی اسلوب ان کے مزاج کی لطافتوں کا بھی پتا دیتا ہے۔اگرچہ شبلی مسجع ومقفیٰ فقرے نہیں لکھتے،اس کے باوجود ان کی نثر بعض مقامات پر نظم کا سا رنگ ڈھنگ اختیار کرلیتی ہے۔

تشریح وتوضیح

مولانا شبلی نے منقولات کی تعلیم حاصل کی تھی۔ لہذا شبلی کی شخصیت میں فلسفے سے دلچسپی لازمی امر ہے، جس کا ایک مظہر علم الکلام پر ان کی تصانیف ہیں۔ان کے فلسفیانہ ذہن اور تربیت نے ان کے اسلوب پر خاص اثر ڈالا۔ شبلی تشریح وتوضیح کرنے کے لیے جو سادہ طریقہ اختیار کرتے ہیں، وہ انتہائی مؤثر ہونے کے ساتھ اس کے

bsurdunotes.com

اسلوب کا خاصا ہے۔ان کا بے عیب اور واضع استدلال ان کے اس فلسفیانہ عشق کا نتیجہ ہے۔یہی اسلوب ان کی نثر کو فکری قوت اور منطقی توانائی عطا کرتا ہے۔

بی ایس اردو نوٹس

BS-Urdu Notes

Download in PDF Form: visit our BS Website

www.bsurdunotes.com

Thanks..........................!

bsurdunotes.com